السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند کا بھائی شادی کر کے ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہنا چاہتا ہے، جبکہ اسے معلوم ہے کہ میں اس کے سامنے چہرہ ننگا نہیں کرتی، نہ اس کے پاس بیٹھتی ہوں اور نہ کبھی اسے دیکھتی ہوں۔ پھر واقعتا اس نے شادی کرلی۔ اس پس منظر میں تنگی حالات کی بنا پر کیا میرا اپنے خاوند سے الگ گھر کا مطالبہ کرنا دو بھائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے سے تعبیر تو نہیں کیا جائے گا؟ کیا ایسا مطالبہ کرنا حرام ہے یا نہیں؟ اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ میرا خاوند تو یہ سمجھتا ہے کہ دونوں بھائیوں کا الگ الگ رہنا بہتر ہے، جبکہ میری ساس جو ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے ہمارے ایک جگہ رہنے کو پسند کرتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان حالات میں اگر مکمل پردہ اور عدم خلوت کا ماحول میسر آسکے تو ساس کی خوشی کے لیے ایک جگہ رہنا بہتر ہے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو الگ الگ رہنا بہتر ہے۔ اگر ایک بھائی کی بیوی سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاوند کے بھائی کے ساتھ بے حجاب رہتی ہے یا اس کے ساتھ گھر میں خلوت اپناتی ہے یا ایک بھائی دوسرے کی بیوی کے متعلق غیر اطمینان بخش رویہ اپناتا ہے، اس کے پیچھے جاتا ہے، اس کی غفلت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر اجازت اس کے پاس چلا جاتا ہے، یا کپڑوں کے نیچے سے دیکھتا ہے، تو ایسے حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ تنگی اور مشقت سے بچنے کے لیے خاوند سے الگ گھر کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ شیخ ابن جبرین ۔ ۔ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

پردہ، لباس اور زیب وزینت، صفحہ: 290

محدث فتویٰ